بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمرے کی نیت کے بغیر مکہ جانے کا کیا حکم ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی اسلامی بہن مدینے شریف سے واپس مکہ شریف آئیں اور عمرہ نہ کرپائیں توکیا حکم ہوگا ؟ ان کے پاؤں میں تکلیف بہت زیادہ تھی توانہوں نے عمرے کی نیت ہی نہیں کی، یہ سوچ کرکہ اگرنہ کرپائیں توگنہگار ہوں گی ؟ اب ان کیلئے کیا حکم ہے ؟

جواب

صورت مسئولہ میں خاتون پرمدینہ شریف سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے میقات سے احرام باندھنالازم تھا، کیونکہ میقات کے باہر سے آنے والاجب مکہ مکرمہ یا حدودحرم میں جانے کاارادہ کرے، تواُس کے لئے حج یا عمرہ میں سے کسی ایک کااحرام میقات سے باندھنا اوراس کی ادائیگی کرنا واجب ہوتا ہے۔ پاؤں میں اگرایساشدید درد تھاکہ پیدل طواف وسعی کرنے پرقدرت نہیں تھی توسواری پر کرنے کی اجازت تھی۔ بہرحال اب جبکہ وہ خاتون میقات سے بغیراحرام کی نیت کے گزرگئیں، تودم لازم ہوگیااورحج یا عمرہ بھی واجب ہوچکا جس کی ادائیگی کے بغیر بریُ الذمہ نہیں ہواجاسکتا۔

اب دم کے ساقط ہونے اوراَحَدُالنُّسُکَین (حج یا عمرہ) کی ادائیگی سے سُبکدوشی کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ

(1) اگروہ خاتون اُسی اسلامی سال کے اندراندرکسی قریبی میقات پرجاکرکسی بھی حج (یعنی فرض، قضا، منت یانفل حج کااحرام) یاکسی بھی عمرے (یعنی قضا، منت یانفل عمرے) کااحرام باندھ کرتلبیہ کہہ لیں اورحج یا عمرہ ادا کرلیں، چاہے یوں کہ ابھی مکہ پاک ہی میں ہوں اور دوبارہ کسی قریبی میقات پرلوٹ جائیں، یایوں کہ وہ خاتون مکہ پاک ہی کی رہائشی ہوں اوراُسی اسلامی سال میں کسی میقات سے نیت کرکے حج یا عمرہ ادا کرلیں، یاچاہے یوں کہ وہ خاتون اپنے وطن واپس آچکی ہوں مگرپھراُسی سال حج یا عمرے کی نیت سے مکہ پاک حاضر ہوجائیں، توان سب صورتوں میں بغیراحرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے سبب دم اورحج یا عمرہ جوان پرلازم ہواتھا، دونوں ہی اُن کے ذمے سے ساقط ہوجائیں گے، کیونکہ مقصودحرم پاک کی تعظیم کاحصول ہے اوروہ مذکورہ ہرایک نیت کے ضمن میں حاصل ہوجائے گا۔ نیزبہرصورت پہلے جان بوجھ کرمیقات سے بغیراحرام گزرنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوئیں جس سے توبہ کرنا ضروری ہوگا۔

(2) اگروہ خاتون اُسی اسلامی سال کے اندراندرمیقات سے احرام کی نیت نہ کریں اورسال گزرجائے، تواب چاہے وہ مکہ پاک ہی میں ہوں، یاوطن واپس آچکی ہوں، بہرصورت دم کے ساقط ہونے اوراَحَدُالنُّسُکَین کی ادائیگی کیلئے خاص اُس واجب ہونے والے اَحَدُالنُّسُکَین میں سے کسی ایک کی متعینہ نیت سے ہی میقات پراحرام باندھنا ضروری ہوگا، یعنی خاص اس نیت سے احرام باندھنا ہوگاکہ مجھ پر بغیر

احرام کے میقات سے گزرنے پر جو حج یا عمرہ لازم ہوا تھا، میں اس واجب ہونے والے حج یا عمرہ کی نیت کرتی ہوں، ورنہ مطلق حج یا عمرے کی نیت سے دم ساقط نہیں ہوگا اور جو نُسک لازم ہوا تھا وہ بھی ادا نہیں ہوگا۔

حرم مکہ داخل ہونے والے کے لیے میقات سے عمرہ یا حج کے احرام کی نیت واجب ہے، چنانچہ لباب المناسک میں ہے: "(و حکمھا وجوب الاحرام منھا لاحد النسکین وتحریم تاخیرہ عنھا لمن اراد دخول مکۃ أو الحرم وان کان لقصد التجارۃ أو غیرھا... ووجوب احد النسکین)" ترجمہ: میقات کا حکم یہ ہے کہ جو شخص مکہ یا حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اگرچہ اس کا وہاں جانا تجارت یا کسی اور وجہ کیلئے ہو، اُس کیلئے عمرہ یا حج میں سے کسی ایک کا احرام میقات سے باندھنا واجب ہے اور (جان بوجھ کر) احرام کو میقات سے مؤخر کرنا، حرام ہے۔ اور (میقات کے حکم میں سے یہ بھی ہے کہ اس پر) حج یا عمرہ میں سے کسی ایک کی ادائیگی واجب ہے۔ (لباب المناسک، فصل فی مواقیت - الصنف الاول، صفحہ 113، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

میقات سے بغیر احرام گزرنے والا اگر اُسی سال میقات واپس لوٹ گیا اور احرام باندھ لیا، تو اگرچہ خاص اس کی نیت نہیں کی، پھر بھی دم ساقط اور لازم ہونے والا نسک ادا ہو جائے گا، اور اگر اُسی سال واپس نہیں لوٹا، تو خاص اس کی نیت کے بغیر ساقط نہیں ہوگا، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار اور لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: واللفظ للباب: "(ومن دخل) أی من اھل الآفاق (مکۃ) أو الحرم (بغیر احرام فعلیہ احد النسکین) أی من الحج أو العمرۃ وکذا علیہ دم المجاوزۃ أو العود (فان عاد الی میقات من عامہ فأحرم بحج فرض) أی اداء (أو قضاء أو نذر، أو عمرۃ نذر أو قضاء) وکذا عمرۃ سنۃ أو مستحبۃ (سقط بہ) أی بتلبسہ بالاحرام من الوقت (مالزمہ بالدخول من النسک) أی الغیر المتعین (ودم المجاوزۃ، وان لم ینو) أی بالاحرام (عما لزمہ) أی بالخصوص، لأن المقصود تحصیل تعظیم البقعۃ وھو حاصل فی ضمن کل ماذکر، وھذا استحسان والقیاس أن لا یسقط ولا یجوز الا ان ینوی ما وجب علیہ للدخول، وھو قول زفر کما لو تحولت السنۃ فانہ لا یجزیہ بالاتفاق عما لزمہ الا بتعیین النیۃ --- (وان لم یعد الی وقت) أی بل احرم بعد المجاوزۃ (لم یسقط الدم، ولو لم یحرم من عامہ) أی لذلک النسک (لم یسقط) أی مالزمہ (الا ان ینوی عما لزمہ) أی خصوصا (بالدخول) أی بسبب دخولہ (بغیر احرام)" ترجمہ: اور آفاق سے جو شخص مکہ یا حرم میں بغیر احرام داخل ہوا تو اس پر حج یا عمرہ میں کسی ایک کی ادائیگی لازم ہے اور اسی طرح بغیر احرام میقات سے گزرنے کا دم لازم ہے یا میقات واپس لوٹنا لازم ہے پھر اگر وہ اسی سال میقات واپس لوٹ گیا اور فرض حج یعنی ادا، یا قضاء یا منت کے حج کا احرام باندھا، یا منت کے عمرے یا قضا عمرے کا احرام باندھا اور اسی طرح سنت یا مستحب عمرے کا احرام باندھا، تو میقات سے احرام پہننے کے سبب بغیر کسی تعیین کے حرم میں داخل ہونے سے جو نسک اس پر لازم ہوا تھا وہ بھی ساقط ہو جائے گا اور بغیر احرام میقات عبور کرنے کا دم بھی ساقط ہو جائے گا، اگرچہ اس نے بالخصوص لازم ہونے والے نسک کی نیت نہ کی ہو، کیونکہ مقصود جگہ کی تعظیم کا حصول ہے اور وہ ہر مذکور کے ضمن میں حاصل ہے، اور یہ استحساناً ہے اور قیاس کے مطابق حکم یہ ہے کہ دم ساقط نہیں ہوگا اور (دخولِ مکہ کے سبب لازم آنے والا حج یا عمرہ بغیر تعیین نیت کے) جائز نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ اس کی نیت کرے کہ جو اُس پر داخل ہونے کے سبب لازم ہوا، اور یہی امام زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جیسا کہ اگر سال تبدیل ہو جائے تو دخولِ مکہ کے سبب لازم آنے والا حج یا

عمرہ بالاتفاق ادا نہیں ہوتا مگر نیت کی تعیین کے ساتھ۔ اور اگر وہ میقات کی طرف نہ لوٹے بلکہ (بغیر احرام) میقات سے گزرنے کے بعد (جہاں ہے وہیں سے) احرام باندھ لے تو دم ساقط نہیں ہوگا۔ اور اگر اس لازم ہونے والے نسک کا احرام، اِس سال نہیں باندھا تو جو نسک لازم ہوا وہ ساقط نہیں ہوگا، مگر یہ کہ جب وہ بالخصوص بغیر احرام کے داخل ہونے پر لازم ہونے والے نسک کی نیت کرلے۔ (لباب المناسک مع شرحہ، فصل فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، صفحہ 123، 124، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

اُسی سال بغیر نیت اور اگلے سال اس کی خاص نیت سے ادا ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ "ردالمحتار علی الدر المختار" میں لکھتے ہیں: "(قوله في عامه ذلك إلخ) أي عام الدخول قال في الهداية لأنه تلافى المتروك في وقته لأن الواجب عليه تعظيم هذه البقعة بالإحرام۔۔۔ بخلاف ما إذا تحولت السنة لأنه صار دينا في ذمته فلا يتأدى إلا بإحرام مقصود كما في الاعتكاف المنذور، فإنه يتأدى بصوم رمضان في هذه السنة دون العام الثاني" ترجمہ: یعنی بغیر احرام کے داخل ہونے والے سال میں۔ ہدایہ میں فرمایا کیونکہ اس نے چھوڑے ہوئے واجب کی اس کے وقت میں تلافی کی، کیونکہ اس احرام کے ساتھ اس مبارک جگہ (حرم کعبہ) کی تعظیم واجب تھی۔ برخلاف اس کے کہ جب سال بدل جائے (تو ایسا نہیں ہوسکتا)، کیونکہ پھر وہ اس کے ذمہ ایک "قرض" بن جاتا ہے، تو وہ اسی احرام کے ساتھ ادا ہوگا جس میں اس کی ادائیگی کا ارادہ کیا جائے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے نذر کا اعتکاف کہ وہ رمضان کے روزوں کے ساتھ اسی سال ادا ہوسکتا ہے، مگر اگلے سال نہیں۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 3، صفحہ 712، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو، نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہوگیا پھر اگر میقات کو واپس نہ گیا، یہیں احرام باندھ لیا تو دَم واجب ہے اور میقات کو واپس جاکر احرام باندھ کر آیا تو دَم ساقط اور مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے جو اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذّمہ ہوگیا۔ یوہیں اگر حجۃ الاسلام یا نفل یا منّت کا عمرہ یا حج جو اُس پر تھا، اُس کا احرام باندھا اور اُسی سال ادا کیا جب بھی بری الذّمہ ہوگیا اور اگر اس سال ادا نہ کیا تو اس سے بری الذّمہ نہ ہوا جو مکہ میں جانے سے واجب ہوا تھا"۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1191، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-998

تاریخ اجراء: 09 جمادی الاخری 1447ھ/01 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net